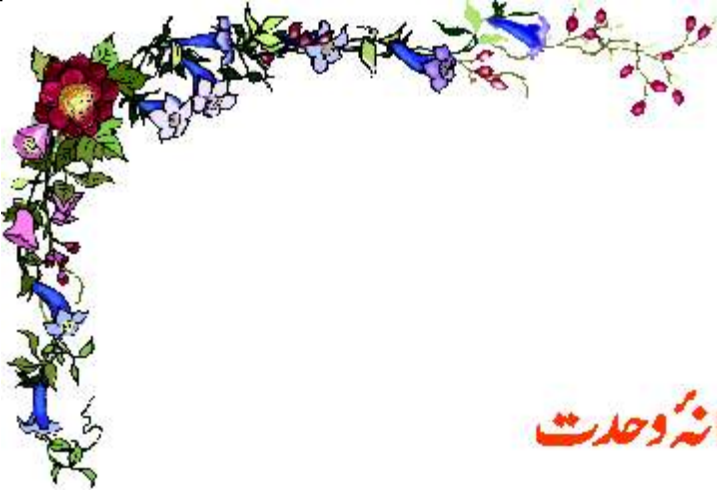




ترانہ وحدت

ہر ذرے میں ہے ظہور تیرا
ہے برق و شرر میں نور تیرا
افسانہ ترا جہاں تہاں ہے
چرچا ہے قریب و دور تیرا
گاتے ہیں شجر ہوا میں کیا کیا
دم بھرتے ہیں سب طیور تیرا



تو جلوہ گلن کہاں نہیں ہے
 وہ جا نہیں تو جہاں نہیں ہے
 تاروں میں چمک دمک تری ہے
 جو رعد میں ہے کڑک تری ہے
 اے باعثِ رونقِ گلستاں
 شاخوں میں لہک چمک تری ہے
 ہر غنچے میں ترا تبسم
 ہر گل میں بھری مہک تری ہے
 نغمے مرغانِ خوش گلو کے
 کہتے ہیں یہ سب چمک تری ہے
 کہتی ہے کلی کلی زباں سے
 میری نہیں یہ چمک تری ہے

تلوک چند محروم

سوالات

- 1- اس نظم میں شاعر کس سے مخاطب ہے؟
- 2- شاعر نے خدا کو ”باعثِ رونقِ گلستاں“ کیوں کہا ہے؟
- 3- نظم میں خدا کے جلوے کن کن چیزوں سے ظاہر ہو رہے ہیں؟